قم کے ہزاروں افراد سے ملاقات - 8 /Jan/ 2025

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج صبح ۱۹ دی ۱۳۵۶ (۹ جنوری ۱۹۷۸) کے قم کے عوام کے قیام کی سالگرہ کے موقع پر اس شہر کے ہزاروں افراد سے ملاقات کے دوران، ایران کی ملت کے خلاف امریکہ کی ۴۶ سالہ غلط پالیسیوں اور تخمینوں کو ۱۹ دی کے تاریخی قیام کے بارے میں امریکیوں کی غلط تخمینوں کا تسلسل قرار دیا اور ۱۹ دی کے قیام سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے، میڈیا اور سائبر اسپیس میں فعال افراد کی جانب سے اس میدان دشمن کے تسلط کو مسترد اور عوامی ذہنوں کو محفوظ بنانے کے لئے "مسلسل، مؤثر اور پرحجم کوششوں" اور تمام حکام کی جانب سے ہر اقتصادی و ثقافتی فیصلہ اور اقدام میں ملت اور ملک کے مفادات پر مکمل توجہ کو آج کی سنگین ضروریات میں شمار کیا اور فرمایا: سب کو امید اور زیادہ محنت کے ساتھ اقتصادی اور غیر اقتصادی اہداف کے حصول کی سمت قومی تحریک کو جاری رکھنا چاہئے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے قم کے مومن اور بہادر عوام کے قیام ۱۹ دی کو ملکی تاریخ کی بلندیوں میں شمار کرتے ہوئے اور تمام ایام اللہ کی طرح اس کو مختلف اسباق اور عبرتوں کا حامل قرار دیتے ہوئے فرمایا: اُس دن کا سب سے اہم سبق یہ ہے کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ امریکہ کیسا ایران پسند کرتا ہے اور اس کی آرزو کیا ہے۔

رہبر انقلاب نے ۱۰ دی ۵۶ کو اُس وقت کے امریکی صدر کارٹر کے تہران کے دورے اور محمد رضا کی جھوٹی تعریفوں اور پہلوی دور کے ایران کو "جزیرہ استحکام" کہنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ۵۶ کا وہ ایران، جسے کارٹر امریکہ کے لئے مطلوب سمجھتا تھا، خارجہ پالیسی کے لحاظ سے مکمل طور پر امریکیوں کا تابع اور ان کے مفادات کو فراہم کرنے والا، داخلی سیاست کے لحاظ سے تمام مخالف اور حتیٰ مختلف رجحانات کو سختی سے دبانے والا، اقتصادی لحاظ سے تیل کی فروخت سے بڑی آمدنی کے باوجود شدید طبقاتی اختلاف کا حامل، علمی و تکنیکی لحاظ سے پسماندہ، اور ثقافتی لحاظ سے مغربی فساد، بے حیائی اور ابتذال کی تیزی سے پھیلتی ہوئی ثقافت کا شکار ملک تھا۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے تاکید فرمائی: قیام ۱۹ دی نے "امریکیوں کے مطلوب ایران" کو ان کے مٹھی سے چھین لیا، لیکن امریکہ اب بھی اُس ایران کی آرزو رکھتا ہے، اور یقیناً جس طرح کارٹر اپنی یہ آرزو قبر میں لے گیا، دیگر امریکی بھی اس آرزو کو قبر میں لے جائیں گے۔

آپ نے قیام ۱۹ دی کے دوسرے سبق کو امریکہ کی تخمیناتی غلطی اور ایران کے حقائق کو سمجھنے میں ان کی ناتوانی کا اظہار قرار دیا۔

رہبر انقلاب نے فرمایا: جو لوگ امریکہ کی ظاہری شان و شوکت پر دل لگاتے ہیں اور اللہ کی عظمت اور ملت ایران کو بھول جاتے ہیں، وہ اس نکتے پر توجہ دیں کہ کارٹر کی "جزیرہ استحکام" کی تعریفوں کے صرف ۹ دن بعد قم کے عوام کے پیش قدم قیام نے ظاہر کر دیا کہ امریکہ ایران کے مسائل کو سمجھنے میں کتنا پیچھے اور غافل ہے۔

آپ نے اسلامی انقلاب کی فتح کو "استکبار کے سب سے اہم قلعے" سے پیدا ہونے کے عمل کو حضرت موسیٰ (ع) کی فرعون کے محل میں پرورش سے تشبیہ دی اور فرمایا: امریکیوں کو نیند آ گئی اور اسلام کا عظیم انقلاب ان کے مفادات کے مرکز سے ابھرا، جیسا کہ فرعون کو خبر نہ تھی کہ حضرت موسیٰ اس کے گھر میں پروان چڑھ رہے ہیں۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے گذشتہ ۴۶ سالوں میں ایران کے خلاف امریکہ کے تخمیناتی نظام کی غلطیوں کے تسلسل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جو لوگ امریکی پالیسیوں سے مرعوب ہیں، انہیں مرعوب نہیں ہونا چاہئے اور امریکہ کی اس بنیادی اور مسلسل کمزوری پر توجہ دینی چاہئے۔

رہبر انقلاب نے ملت ایران کے خلاف امریکہ کی غلط اور بے نتیجہ پالیسیوں کی تشریح میں پابندیوں کا ذکر کیا اور فرمایا: انہوں نے پابندیوں کے ذریعے ایران کو اقتصادی طور پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا چاہا، لیکن ملت ایران نے پابندیوں کے دوران، علم اور ٹیکنالوجی میں سب سے زیادہ پیش رفت کی، اور اس کے آمادہ نوجوان مختلف شعبوں میں میدان میں اتر آئے۔

آپ نے فرمایا: یقیناً پابندیوں نے ملک کو نقصان پہنچایا، لیکن وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکے، اور ان شاء اللہ ملت ایران ایک دن ان نقصانات کا حساب بھی لے گی۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے انقلاب کی فتح کو استکبار کی مضبوط دیوار میں دراڑ ڈالنے اور مغربی قلعے کو متزلزل کرنے کے طور پر بیان کیا اور فرمایا: قیام ۱۹ دی کا ایک اور سبق یہ ہے کہ ہمیں دشمن کی تبلیغات کے خلاف اپنی عوام کی نفسیات کو محفوظ بنانا چاہئے۔

آپ نے ۱۳۵۶ کے دی کے مہینے میں ایک اخبار میں امام خمینی کے خلاف ایک توہین آمیز مضمون کی اشاعت کے مقصد کو امریکیوں اور پہلوی حکومت کی سافٹ ویئر ذرائع کے استعمال پر توجہ کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: وہ امام خمینی کی زبان کی ذوالفقار کو، جو امیر المومنین (ع) کے روضہ مبارک کے جوار سے لوگوں کے دلوں میں امید اور گرمی ڈال رہی تھی، ختم کرنا چاہتے تھے، لیکن قمی عوام نے ہوشیاری اور امریکہ اور پہلوی کے پروپیگنڈے پر عدم اعتماد کے ذریعے، اس حرکت کو ناکام بنا دیا۔

رہبر انقلاب نے امریکہ کی جانب سے سافٹ ویئر ذرائع کے ہزار گنا زیادہ استعمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: انہوں نے غزہ میں ہزاروں افراد کو قتل کیا، لیکن عسکری طاقت کے ذریعے مزاحمت کو ختم نہیں کر سکے۔ لبنان میں بھی سید حسن نصر اللہ جیسے شخص اور دیگر کمانڈروں کو شہید کیا، لیکن حزب اللہ ختم نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے وضاحتی اور تبلیغاتی کام کو بہت اہم معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا: دشمن جھوٹ بول کر، حقیقت اور لوگوں کی سوچ کے درمیان فاصلہ پیدا کر کے اور دیگر طریقوں سے عوامی ذہنیت پر اثر ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے، اور آج ذرائع ابلاغ، وزارت ارشاد، تمام تبلیغاتی و ثقافتی ادارے اور مجازی دنیا کے فعال افراد کو چاہئے کہ دشمن کے تسلط کو مسترد کردیں اور عوام کی نفسیات کو ان کے جھوٹ، دھمکیوں اور تحریفات سے محفوظ بنائیں۔

رہبر انقلاب نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ استکبار کی فطرت ماضی کے مقابلے میں تبدیل نہیں ہوئی، فرمایا: کوئی یہ نہ سمجھے کہ آج کے امریکہ اور صہیونی حکومت ماضی سے مختلف ہیں۔ یقیناً ان کے طریقے اور ذرائع ہزار گنا زیادہ متنوع اور وسیع ہو چکے ہیں، لیکن ہمیں بھی ہزار گنا زیادہ ہوشیار اور دقت کے ساتھ عمل کرنا ہوگا۔

آپ نے عوامی ذہنیت کی حفاظت کو ضروری قرار دیا اور فرمایا: مسئلے کی چابی یہ ہے کہ دشمن کی باتوں پر یقین نہ کریں۔ جان لیں کہ جو کچھ دشمن اپنے پروپیگنڈے میں عوامی ذہنیت پر اثر ڈالنے کے لئے پیش کرتا ہے، وہ

دھوکہ دہی اور جھوٹ ہے، اور فوری طور پر اسے رد کر دیں۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے اپنی گفتگو کے ایک اور حصے میں ایران کو دنیا میں ایک اسٹریٹجک قلعہ قرار دیا، کیونکہ ایران قیمتی نعمتوں جیسے قدرتی وسائل، دنیا کے اوسط سے زیادہ پیشرفتہ انسانی وسائل، بہترین جغرافیائی محل وقوع اور حساس جغرافیائی سیاست کا حامل ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تقریباً ۸۰ سال قبل ایران کئی دہائیوں تک امریکہ کے قبضے میں تھا، لیکن انقلاب اسلامی نے ایران کو امریکہ کی گرفت سے آزاد کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ انقلاب کے تلخ تجربے کو وہ اب تک نہیں بھول سکے۔

آپ نے ان افراد کے سوالات کا حوالہ دیا جو کہتے ہیں کہ جب ایران کے یورپی ممالک سے تعلقات اور ان کے سفارت خانے موجود ہیں، تو ایران امریکہ کے ساتھ مذاکرات اور تعلقات پر کیوں تیار نہیں؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ انقلاب سے پہلے ایران امریکہ کے قبضے میں تھا، لیکن انقلاب اسلامی نے اس عظیم سیاسی اور اقتصادی دولت کو امریکی قبضے سے نکال دیا۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کی انقلاب سے کینہ ایک گہرا کینہ ہے، جو یورپی ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات سے بالکل مختلف ہے۔

رہبر انقلاب نے اس بات کو اجاگر کیا کہ امریکہ نے گزشتہ ۴۶ سالوں میں بھاری قیمت ادا کرنے کے باوجود ایران کو واپس حاصل کرنے میں ناکامی کا سامنا کیا، یہی وجہ ہے کہ وہ ملت ایران اور اسلامی جمہوریہ سے کینہ رکھتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ امریکہ اس ملک میں شکست کھا چکا ہے اور اس شکست کا بدلہ لینے کی کوشش میں ہے، اسی لئے وہ ملت ایران سے دشمنی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے استکبار، بالخصوص امریکی حکومت کی دیگر اقوام سے توقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ چاہتے ہیں کہ سب ممالک، حتیٰ کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے حکام بھی، اپنی پالیسیوں میں ان کے مفادات کو مدنظر رکھیں۔ آپ نے تاکید کی کہ امریکہ کے اس بےجا مطالبے کو قبول کرنا ملک میں جمہوریت کے لئے ایک خطرہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عوام نے حکام کو منتخب کیا ہے تاکہ وہ ان کے مفادات کا تحفظ کریں، نہ کہ امریکہ کے مفادات کا۔

آپ نے حکام کو تاکید کی کہ وہ اقتصادی مسائل جیسے مہنگائی، پیداوار، کرنسی، اور ثقافتی مسائل، بشمول حجاب، میں صرف ملت ایران اور اسلامی جمہوریہ کے مفادات کو مدنظر رکھیں اور امریکی یا صہیونی مفادات کی پروا نہ کریں، کیونکہ وہ ملت ایران اور اسلامی جمہوریہ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں اور ان کی آرزو ایران کو برباد کرنا ہے۔

رہبر انقلاب نے صدر مملکت کے صہیونی حکومت اور امریکہ کی حمایت یافتہ صہیونی مظالم کے خلاف واضح، مضبوط اور بہادرانہ موقف کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ ان بیانات نے عوام کے دل خوش کر دیے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے نوجوانوں کو مایوس کرنے کی دشمن کی کوششوں کے مقابلے میں امید کو زندہ رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کی مدد اور ملتوں کی خدائی طاقت پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ آپ نے کہا کہ تمام تبلیغی سرگرمیوں اور بیانات کا اہم مقصد امید کو دلوں میں زندہ کرنا اور مایوسی پھیلانے والے بیانات سے پرہیز ہونا چاہئے۔

آپ نے واقعہ ۱۹ دی کے بعد امام خمینی کے نجف سے جاری کردہ پیغام اور ملت کو فتح کی بشارت کا ذکر کرتے

ہوئے فرمایا کہ امام کا یہ پیغام امید کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ نے سوال کیا کہ اس وقت کس نے یقین کیا تھا کہ انقلاب کامیاب ہوگا اور خطے میں اسلامی جمہوریہ جیسی طاقتور ریاست وجود میں آئے گی جو مغرب کی بہت سی سازشوں کو شکست دے گی؟ اور کس نے سوچا تھا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب مغربی ممالک اور حتیٰ کہ واشنگٹن میں بھی امریکی پرچم جلائے جائیں گے؟

رہبر انقلاب نے ملکی اقتصادی مسائل کے بارے میں ماہرین اور باخبر افراد کے نقطہ نظر کو امید افزا قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ۸ فیصد اقتصادی ترقی جیسی پالیسیوں کو ناممکن سمجھتے ہیں، جبکہ حالیہ اقتصادی نمائش میں یہ ثابت ہوا کہ ۸ فیصد ترقی بیرونی مدد کے بغیر بھی ممکن ہے، اور صدر مملکت نے بھی ماہرین کی ان باتوں کو دہرایا۔

آپ نے امید کے نتائج کو عملی جامہ پہنانے کے لئے محنت اور جدوجہد کو ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں امید اور محنت کے ساتھ ملک کی ترقی کے لئے درکار وسائل کو فراہم کرنا ہوگا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے اپنی گفتگو کے اختتام پر خطے کے حالات، خاص طور پر شام کے مسائل، کے مسئلہ فلسطین پر اثر ڈالنے کو ناقابل قبول قرار دیا اور فرمایا کہ مزاحمت کی بنیاد صہیونی حکومت کی سازشوں کے مقابلے میں ڈٹ جانا ہے۔

آپ نے تاکید کی کہ مزاحمت کو زندہ رہنا اور ہر دن مزید مضبوط ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم غزہ، مغربی کنارہ، لبنان، یمن، اور ہر اس جگہ جہاں صہیونی حکومت کے خلاف مزاحمت کی جائے، کی حمایت جاری رکھیں گے۔